شذرات

علوم ولی اللہی کے طلبہ اور اساتذہ کو یہ سنکر بڑا رنج ہوگا کہ مولانا ابوالعلا محمد اسمٰعیل صاحب گودھروی کا اپنے وطن گودھرا، ضلع پنچ محل، گجرات اسٹیٹ ہندوستان میں انتقال ہوگیا ہے مرحوم و مغفور کے صاحبزادے محمد سعید صاحب نے گودھرا سے اطلاع دی ہے کہ ۵ ستمبر ۶۳ء کو مولانا رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم کی تمام زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزری۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے علوم سے مولانا کو خاص شغف تھا۔ آپ نے شاہ صاحب کی مشہور ترین تصنیف حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کیا تھا، جسے کئی سال ہوئے لاہور کے ایک ناشر نے شائع کیا گو اس کتاب کے اب تک متعدد ترجمے ہو چکے ہیں، لیکن واقعہ یہ ہے مولانا مرحوم کا یہ ترجمہ ہر لحاظ سے ان پر فوقیت رکھتا ہے۔ آپ نے شاہ صاحب کی کتاب المسوّی کا بھی جو مؤطا امام مالکؒ کی عربی شرح ہے، اردو ترجمہ مکمل کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے بہت سی کتابوں کے مسودات چھوڑے ہیں، جنہیں وہ اپنی زندگی میں چھپوا نہ سکے۔ افسوس مولانا مرحوم کے ساتھ ہمارے ان بزرگوں کا سلسلہ ختم ہوگیا جو ایک عرصہ دراز سے ولی اللہی علوم کے مطالعہ و تحقیق کے لئے وقف تھے اور ان میں وہ محقق مانے جاتے تھے۔

سب سے پہلے ۱۹۱۹ء میں مولانا ابوالکلام آزاد نے جب کہ وہ رانچی (بہار) میں نظر بند تھے مولانا مرحوم کو

حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کرنے کا فرمایا۔ اس کے بعد جب مرحوم ۱۹۳۷ء میں حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لئے گئے تو مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم نے بھی نہ صرف آپ کو ادھر متوجہ کیا بلکہ اس پر پیہم اصرار کیا۔ غرض شاہ ولی اللہ صاحب کی تصانیف اور خاص طور سے حجۃ اللہ البالغہ کافی عرصہ تک مرحوم کے زیر مطالعہ وتحقیق رہیں۔ چنانچہ آخر الذکر کتاب کا اردو ترجمہ ان کی کئی سالوں کی محنت کا نتیجہ ہے خدا کا شکر ہے کہ ان کا یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا۔

مولانا گودھروی مرحوم کا شاہ ولی اللہ صاحب کے خانوادۂ علمی سے صرف یہی تعلق نہیں تھا، بلکہ ان کا سلسلۂ اسنادِ حدیث بھی شاہ صاحب تک جاتا ہے۔ اس ضمن میں مولانا مرحوم نے لکھا ہے:۔ "اس وقت ہندوستان میں جس قدر بھی محدثین کی اسانید ہیں، ان سب کا سلسلۂ اسناد آخر میں جاکر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک منتہی ہوتا ہے۔ مترجم (حجۃ اللہ البالغہ) کا سلسلہ اسناد بھی حضرت شاہ صاحب تک جاتا ہے۔ فقیر کی اکثر و بیشتر تعلیم مدرسہ عالیہ رامپور میں ہوئی معقولات، فقہ، اصول فقہ، تفسیر اور دیگر علوم و فنون کی سند حضرت علامہ مولانا ابوالافضال محمد فضل حق صاحب رامپوری پرنسپل مدرسہ عالیہ سے مجھے ملی، جو مشہور خیرآبادی خاندان کے ایک جلیل القدر اور جامع کمالات فاضل تھے۔ اور صحاح ستہ، شرح نخبہ وغیرہ کی سند و اجازت حضرت علامہ ابوالمنصور محمد منور العلی صاحب محدث رامپوری سے ملی جو مدرسۂ عالیہ میں درجۂ حدیث کی مسند پر تھے۔ اور جن کا سلسلہ اسناد و اجازت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک منتہی ہوتا ہے حضرت ممدوح ہی کے سلسلے سے فقیر کو دعائے حزب البحر کی بھی سند و اجازت حاصل ہے جس کی اسناد و اجازت حضرت شاہ ولی اللہ تک منتہی ہوتی ہے"۔ غرض مولانا مرحوم کا حدیث اور اد عیلئے تصوف میں علمی تعلق اور نسبت خانوادہ ولی اللہی سے تھی، اور معقولات میں خانوادہ خیرآبادی سے۔

ہمارے یہ بزرگ ایک ایک کرکے اُٹھتے جارہے ہیں۔ اور اس طرح جو جگہیں خالی ہو رہی ہیں، انہیں پُر کرنے والے کہیں نظر نہیں آرہے۔ مولانا گودھروی صاحب کی دینی و علمی و تصنیفی

زندگی ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں ان کی دینی و علمی خدمات کا صلۂ عظیم عطا فرمائے اور انہیں اپنی رحمت و مغفرت سے نوازے۔ آمین

آج دنیائے اسلام میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص جو غیر معمولی سیاسی، سماجی اور اقتصادی تبدیلیاں ہو رہی ہیں، ان کا مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی نیز اخلاقی و جذباتی زندگی پر بڑے دور رس اثرات پڑ رہے ہیں جن کی وجہ سے ان کے معاشرے میں ایک بحران کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اب چونکہ اسلام مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے، اور ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کیا جاتا اور اس سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اس لئے قدرتاً اسلام پر عبور رکھنے والے حضرات سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اس بحران کے تدارک کی کوشش کریں۔

ہمارا پرانا معاشرہ ختم ہو رہا ہے اور اس کی جگہ ایک نیا معاشرہ جسے موجودہ صنعتی انقلاب نے جنم دیا ہے، لے رہا ہے، قوموں کی زندگی میں یہ "تداخل" کا دور ہوتا ہے اور اس میں اضطراب و خلفشار لازمی ہے۔ یہ ایک اچھی بات ہے کہ سرکاری و غیر سرکاری علمی و تحقیقی اداروں کے علاوہ بعض نجی و آزاد ادارے بھی وجود میں آ رہے ہیں جن کے پیش نظر اُن ہمہ جہتی مسائل کا اسلامی حل پیش کرنا ہے جو موجودہ بحران کے موجب ہیں۔

ہم ان کوششوں کا خیر مقدم کرتے ہیں اور جن نازک حالات سے مسلمانوں کو آج سابقہ پڑ رہا ہے۔ اور آئندہ پڑے گا۔ ان کی سنگینی اس امر کی متقاضی ہے کہ مطالعہ و تحقیق کے اس کام میں آپس میں زیادہ سے زیادہ تعاون ہو۔